ایتریوپنشد

کا

اُردو ترجمہ

جسکو

منشی گردھاری لال ورما ساکن پنچوکھرہ

وارد حال انبالہ شہر نے

مطبع ست بھوشن شہر انبالہ میں باہتمام
پنڈت رشی کیش کے طبع کرایا

بار اول تعداد ۵۰۰ قیمت ا ر



ایتریوپنشد

کا

اُردو ترجمہ

جسکو

منشی گردھاری لال ورما ساکن پنجوکھرہ

وارد حال انبالہ شہر نے

مطبع ست بھوشن شہر انبالہ میں باہتمام

پنڈت رشی کیش کے طبع کرایا

بار اول　تعداد ۵۰۰　قیمت ۱ر

اوم

(۱) اول پرماتما ہی تھا اور کچھ نہ تھا پرماتما نے خواہش کی کہ ساکن و متحرک مخلوقات کو پیدا کروں

(۲) اس خواہش ذات لم یزلی سے چار عالم ۔ عالم آفتاب عالم افزان عالم خاکی عالم آب وجود پذیر ہوئے

(۳) جب خالق برحق ان طبقات اربعہ کو مخلوق کر چکا چاہا کہ انکی محافظ یا مالک صاحب سیاست بھی پیدا کرے اس محبت سے ایک جسم اکبر جس کو سنسکرت میں براٹ روپ کہتے ہیں پیدا کیا

(۴) اس براٹ روپ میں خالق نے توجہ کی اس توجہ سے جسم اکبر میں ایک سوراخ پیدا ہو گیا جیسا کہ بیضہ میں ہو جاتا ہے اس سوراخ کا نام دہن ہے دہن سے قوت گویائی ظہور پذیر ہوئی اور قوت گویائی سے عنصر آتش نے وجود پایا اور پھر ناک کے دو سوراخ ہوئے ان سوراخوں سے سانس اور سانس سے ہوا کا عنصر موجود ہوا اسکے بعد دو مقام پیدا ہوئے جنکو آنکھ کہتے ہیں ان آنکھ کے سوراخوں سے قوت بینائی قوت بینائی سے سورج پیدا ہوا پھر دو کانوں کے سوراخ نمودار ہوئے انسے قوت شنوائی سے اطراف پیدا ہوئیں اسکے بعد کھال میں بیشمار سوراخ نظر آنے لگے انسے قوت لامسہ اور قوت لامسہ سے نباتات ظاہر ہوئی

پھر دل کا شمعہ نمودار ہوا۔ اسمیں قوت اندیشہ اور قوت اندیشہ سے قرص ماہ پدیدار ہوا
اسکے بعد ناف پیدا ہوئی ناف سے اپان بایو (ہوا ہے جو ناف میں رہتی ہے) اپان بایو سے یم
(موت) پیدا ہوا۔ اب ان سب کے بعد آخر میں آلہ تناسل کا سوراخ نمایاں ہوا اس
سوراخ سے قوت تولید اور قوت تولید سے اپ (غالبًا منی کو کہتے ہیں) پیدا ہوا سلسلہ
پیدائش یوں ہے اسکی طرف صاحب دانش متوجہ ہونا چاہیے ؛

پہلا حصہ ختم ہوا

(۱-۲-۳) اب یہ اگنی وغیرہ عناصر اس جہان میں موجود ہوئے اور جسم اکبر (براٹ شریر)
کا تشنگی اور گرسنگی سے تعلق پیدا کیا۔ اس تعلق سے عناصر (دیوتا) نے پرماتما سے پرارتھنا
کی کہ ہمارے واسطے کوئی ایسی جگہ مقرر ہو جہاں ہم اپنی قوت آکلہ (خوردنی) کو
اچھی طرح کام میں لا سکیں عناصر کی اس تمنا پر خالق ارض و سمائے عالم حیوانات
میں گاو پیدا کر عناصر کے سامنے پیش کی۔ لطیف عنصر آتش وغیرہ نے اس
حیوان کو اپنی قوت آکلہ کے موافق نہ پایا۔ اس کے بعد رازق عالمین نے
گھوڑوں کی صف کو عیاں کر کے عناصر لطیفہ کے سامنے کیا اس میں بھی
انہوں نے بعض اور کمی پائی تمام اجزا جن سے عالم اسباب میں عیش و عشرت
کر سکیں۔ اس صف میں موجود نہ دیکھے پھر حسب الامناسب نے نوع انسان

تو مخلوق کر ان عناصروں کے سامنے نمایاں کیا عناصروں نے جن کو دیوتا یا ملایک سے بھی تعبیر کیا گیا ہے اس وجود میں تمام اجزا اکل و شرب اختیار کر سکی موجود پائے۔ بہت خوش ہوئے اور پسند کیا۔ واجب الوجود نے ان عناصروں کو حکم دیا کہ انسان کے ہر مناسب جز سے اپنا اپنا تعلق پیدا کر لو

(۳) حاکمِ حقیقی کا یہ حکم پاتے ہی آگ گویائی بنکر مونہہ میں داخل ہوئی اور ہوا سانس کی حالت میں ناک میں اور سورج قوت بینائی بنکر آنکھ میں اور طرف قوت شامہ بنکر کانوں میں داخل ہوئی۔ ادویہ نباتات کی شکل ہو کر کھال سے منسوب ہوئی اور چاند بشکل دل مضغہ دل (ہردیہ) میں داخل ہوا اور مرتیو (موت) اپان ناف میں داخل ہوا اور پانی بشکل منی آلہ تناسل میں وارد ہوا الغرض ان آٹھ عناصروں نے آٹھوں مقامات مذکور سے تعلق پیدا کیا

(۴) اب گرسنگی اور تشنگی نے قادرِ مطلق سے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی کوئی جگہ مقرر کیجائے۔ منتظم حقیقی نے حکم کیا کہ تم ان آٹھوں دیوتا مذکور سے تعلق پیدا کر لو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ آتش ہوا وغیرہ اکل و شرب میں ابتدائے آفرینش سے حصہ لیتے ہیں ۞

دوسرا حصہ ختم ہوا

تیسرا حصہ شروع ہوا

(۱) جب عالم اور عالم کے محافظ اگنی وغیرہ وجود پا چکے۔ تو عالم الغیب نے توجہ فرمائی کہ گرسنگی اور تشنگی تو پیدا کی گئی مگر خوردنی مخلوق نہیں ہوئی۔ اس توجہ ذات باری سے پانی کی صورت کشفعہ سے زمین صورت پذیر ہوئی۔ زمین پیدا ہوتے ہی غلہ پیدا ہوا اس غلہ کو اس مرکب مذکور بالا جسم آدمی نے قوت گویائی سے اخذ کرنا چاہا مگر قابو نہ پا سکا اگر قوت گویائی سے غلہ اخذ ہو جاتا تو محض نام لیتے ہی رفع گرسنگی ہو جاتی۔ پھر انفاس سے اس غلہ کو اخذ کرنا چاہا مگر متصرف نہ ہو سکا اگر ایسا نہ ہوتا تو محض سونگھنے ہی سے رفع جوع ہو جاتا پھر قوت باصرہ سے اس پر قابو پانا چاہا۔ نہ پا سکا اگر ایسا کرتا تو محض دیکھ کر ہی بھوک رفع ہو جایا کرتی پھر قوت سامعہ سے یہ عمل کرنا چاہا نہ کر سکا اگر کر سکتا تو ضرور غلہ کا نام سن کر ہی بھوک جاتی رہتی۔ قوت لامسہ بھی اس کام سے معذور ہوئی۔ اگر کر سکتی تو محض چھونے ہی سے تشنگی رفع ہو جایا کرتی۔ اب دل سے غلہ پر غالب ہونا چاہا نہ ہو سکا اگر ہو سکتا۔ تو خیال کرتے ہی بھوک دور ہو جاتی اب آلہ تناسل کی قوت سے غلہ کو اخذ کرنا چاہا نہ کر سکا اگر کر سکتا تو بول براز کرتے ہی گرسنگی جاتی رہتی جب یہ سب قوائے عاجز ہو گئے تو اپان بایو

سے اسکا اخذ کرنا چاہا۔ اپان بایو (ہوائے ناف) اس پر قادر ہوئی ان (غلہ) خوردنی

کو کام میں لانے لگی اور زندگی کا سبب بنی یعنی پران بغیر خورش ٹھہر نہیں سکتے

(۱۰-۱۴) جب اُن (غلہ) تیار ہو چکا اور اس کے کہانے والا بہی قرار پا چکا

تو اب جیو آتما (روح النسانی) نے سوچا کہ یہ جسم مرکب میری بغیر کچھ نہیں

کر سکتا۔ پس اب بیچی نظر کی پیشانی کی راہ جسم میں داخل ہونا پسند کیا

اسی راہ سے بدن میں نفوذ کیا۔ متبرک اجسام جوگیوں سے یہ جیو آتما اسی

راہ سے نکلتا ہے۔ بدن میں اس کا اثر زیادہ تر آنکھ۔ گلا۔ پردہ (دل)

میں ہوتا ہے تین ہی اس کی حالتیں ہیں۔ سواری۔ خواب۔ خواب شیریں

جب روح النسانی حالت تمیز میں ہوتی ہے اس جہان کو سراسر ایک کا

گہر سمجھتی ہے اور یہی جیو آتما جلوہ دیدار الٰہی سے مسرور ہو کر سراسر

سرور ہو جاتی ہے ؛

پہلی فصل ختم ہوئی

دوسری فصل شروع

(۱-۶) منی مرد کے تمام وجود میں مساوی ہے۔ جیو آتما (روح النسانی)

اس سے منسوب ہو کر عورت کے بچہ دان میں اس طرح پہونچتی ہے جیسا کہ

کھیت میں بیج۔ اس منی سے عورت کو کچھہ تکلیف نہیں ہوتی بلکہ مثل
اور اجزاء جسم کے یہ بھی جزو ہو جاتا ہے یہ ولادت اولیں روح کہلاتی ہے
حمل کیحالت میں مرد اپنی عورت کی کمال حفاظت کرتا ہے اور
رسوم مقررہ منگل جات کرم ادا کرتا ہے۔ سدا ہوں کے بعد اس کو عزیز
از جان سمجھتا ہے کیونکہ فی الحقیقت پسر پدر ہی دوسرے وجود میں ہے
حالت ولادت روح کی ولادت دوم کہلاتی ہے پسر عادات میں اپنے
پدر کا پیرو ہوتا ہے اور اس کے مرنے کے بعد اُس کا قائمقام ہے اور اپنی
عورت سے پسر پیدا کرتا ہے یہ روح کے ولادت سوم اس طرح یہ سلسلہ
مسلسل رہتا ہے بید میں لکہا ہے حمل کی حالت میں روح انسانی
کہتی ہے کہ میں نے اس مرکب جسم کے تعلق سے اپنے بہت سے خیموں کو
جانا ان خیموں میں لوہے جیسی استوار جسموں سے میری حفاظت کی مگر
آخر اس بدن کی قید سے رہا ہو جاتا ہے۔ بام دیو رشی نے حمل کی حالت
میں یوں کہا ہے یہ صورت جب ہو سکتی ہے کہ انسان یوگ سے اپنے
تمام تعلقات کو ترک کر حقایق روح سے واقفیت پیدا کرے

دوسری فصل ختم ہوئی

تیسرا باب شروع ہوا

(۱) تمام قوائد جسمانی اور نفسانی جیو آتما (روح النسانی) کے ماتحت کام کرتی ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک وغیرہ اپنی اپنی قوتونکو کام میں نہیں لا سکتے۔ جب تک روح ان کی تحریص و ترغیب کا باعث نہو۔ یہی وجہ ہے کہ روح کا جسم سے تعلق منقطع ہونے پر کوئی جسم اپنا کام نہیں کر سکتا۔ پس روح جسم پر حکمران ہے۔ جیسے کہ روح کے ماتحت جسم ہے اسی طرح روح النسانی ماتحت روح الہی کے ہے۔ جس کے حکم سے متحرک اور ساکن مخلوق اور حیوانات حسرات الارض اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ روح النسانی محکوم ہے اور روح الہی حاکم محکوم اپنے حاکم کی واجب عبادت کرتے ہیں۔ اس کی ذات سے وقوف پیدا کر تعلقات سے رہا ہو کر نجات پاتا ہے۔

شانتی شانتی شانتی

